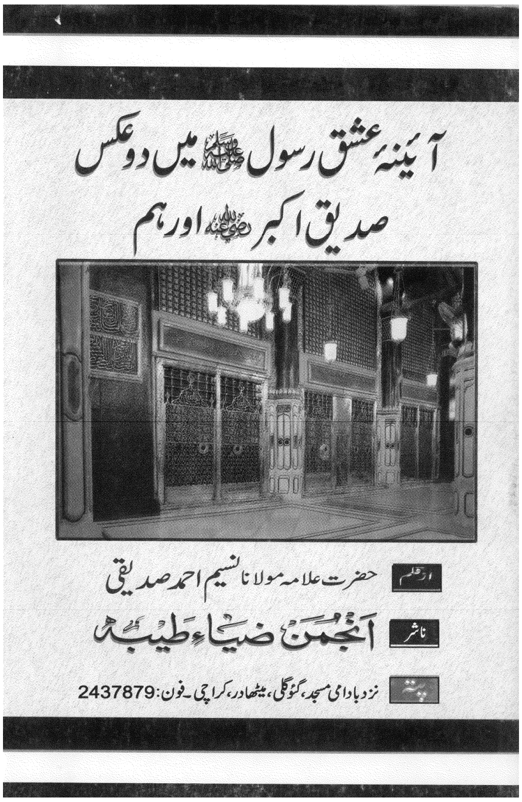

معروضات اورعزائم

الحمدللہ علی احسانہٖ "انجمن ضیاءطیبہ" گذشتہ دوسال سے مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کی ترویج واشاعت کے لئے خدمت میں مصروف عمل ہے۔انجمن کی نسبت **شیخ العرب والعجم حضرت قطب مدینہ شاہ ضیاءالدین قادری مدنی قدس سرہ** سے معنون ہے۔سادہ لوح سنی بھائیوں اور بہنوں کی اعتقادی و نظریاتی راہنمائی کے لئے اہم موضوعات پرتاحال تقریباً پچیس کتب شائع کرنے کا شرف سعادت حاصل ہوا ہے۔علاوہ ازیں شمسی کلینڈر (انگریزی ماہ) کے پہلے یومِ جمعہ بعدعشاء "الف مسجد" کھارادر میں حالات حاضرہ کے مطابق اہم موضوعات پر درس قرآن و احادیث کے اجتماعات بعنوان **"ضیائے قرآن"** منعقد ہوتے ہیں۔جس میں مقتدر علماء اہلسنّت محققانہ و ناصحانہ خطاب فرماتے ہیں جب کہ اسی موقع پر بہ اعتبار موضوع ایک کتابچہ شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔بحمدہٖ تعالیٰ **"انجمن ضیاء طیبہ"** کے تحت سنی حاجیوں کی فکری و عملی راہنمائی کے لئے **"المؤذن حج گروپ"** کی خدمات ضرب المثل ہوچکی ہیں۔حاجیوں کے لئے تربیتی کورسز، سوال و جواب کی فقہی نشستوں کے انعقاد، مناسک حج وعمرہ کی ادائیگی کے لئے مسائل اور دعاؤں پرمبنی کتاب **"ضیائے حج"** اور حجۃ الوداع کی روداد پرمبنی کتاب **"رسول اللہ ﷺ کا حج"** اور دیگر درود و سلام اور وظائف پر مشتمل کتاب "ضیاءدرود" (مختلف درود خصوصاً درود اکبر) "ضیاءطیبہ" (قصیدہ بردہ شریف) **"الوظیفۃ الکریمہ"** (اعلیٰ حضرت اور مشائخ قادریہ کے معمولات واوراد ووظائف) کی اشاعت وتقسیم کا اہتمام ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

پہلی تا پندرہ صدیوں پر محیط مجددین کی تفصیلی و تحقیقی تاریخ **"ضیاء المجددین"** تقریبا آٹھ جلدوں میں عنقریب شائع ہوگی، انشاء اللہ تعالی عزوجل والرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام)

رسالہ ھذا **"آئینہ عشق رسول میں دوعکس، صدیق اکبر اور ہم"** اس تالیف میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت وکردار کے حوالے سے اجمالاً گفتگو کی گئی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عشق رسول ﷺ میں سے چند چھینٹے ہمیں بھی عطا فرمائے۔یہ ہمارا سلسلۂ اشاعت نمبر 21 ہے۔

اپنے سنی بھائیوں و بہنوں سے استدعا ہے کہ **"انجمن ضیاءطیبہ"** کے لئے استقامت اورروزافزوں ترقی کی دعا کیجئے۔

اللہ تعالی سبحانہ تمام سنیوں کا خاتمہ خیر پرفرمائے۔آمین

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
(اعلی حضرت قدس سرہ)

سیداللہ رکھا
انجمن ضیاءطیبہ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی اشرف الانبیاء
و خاتم النبیین و علی الہ الطیبین الطاھرین
و اصحابہ المکرمین المعظمین اجمعین اما بعد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ،
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ (۱)

(ترجمہ) "اور وہ جو یہ سچ لے کرتشریف لائے اور جنھوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈروالے ہیں۔"(۲)

اس آیت کی تفسیر میں محدث ابن عساکر علیہ الرحمۃ کی ایک روایت علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے نقل کی ہے، "حضرت مولا علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں سچائی لانے والے حضور اکرم ﷺ ہیں اور تصدیق کرنے والے ابوبکر صدیق ہیں۔"(۳)

اسی لئے اعلی حضرت امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خاں محدث ومحقق بریلوی قدس سرہ اپنے شہرہ آفاق منظوم "سلام" میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کواس طرح خراج عقیدت پیش کرتے ہیں،

سایہ مصطفٰی مایہ اصطفٰی | عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل | ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقین سید المتقین | چشم گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

(۴)

پیارے سنی بھائیو اور بہنو!

عنوان یہ ہے "آئینہ عشق رسول میں دو عکس، صدیق اکبر اور ہم"۔ اسی لئے آغاز ہی میں سورہ زمر کی آیت مقدسہ سے برکت حاصل کی، کہ جس میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کا مبارک ذکر ہے۔ اگرچہ قرآن مجید کی متعدد آیات آپ کے حق میں نازل ہوئی ہیں جو آپ کے افضل صحابی، صدیق، عتیق، خلیفۂ رسول اور رفیق رسول ہونے پر شاہد ہیں، آئندہ سطور میں انہی آیات مقدسہ کا حوالہ مع ترجمہ نذر قارئین ہوگا تاکہ عوام اہلسنّت اپنے مسلکی عقائد کے استحکام کے لئے دلائل یاد رکھ سکیں، اور تحریر کردہ احادیث و واقعات، آج بے عملی کے دور میں اصلاح و ہدایت اور ترغیب کا ذریعہ بنیں۔ پہلے ہم عشق و محبت رسول ﷺ سے متعلق چند جملے اور حوالے (قرآن و حدیث سے) پیش کرتے ہیں۔

عشق رسول ﷺ:۔

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست　　بحر و بر در گوشہ دامان اوست

عشق رسول ﷺ کے بغیر اتباع و اطاعت ممکن ہی نہیں، احکام الٰہی کی تعمیل بھی اسی وقت (بہ اخلاص و بصمیم قلب) ممکن ہے، جب اللہ تعالیٰ عزوجل شانہ کو رب العالمین اور خالقِ کائنات کی صفات سے قبل خالق مصطفیٰ ﷺ اور رب مصطفیٰ ﷺ کی صفات عظیمہ سے پہچانا جائے اس لیے کہ محبت رسول کے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی۔ شمع عشق رسالت جن دلوں میں فروزاں ہو، وہ قلوب نہ صرف پاکیزہ اور اجلے ہوتے ہیں بلکہ دوسروں کو اجالا عطا کر دیتے ہیں۔

عشق رسول ﷺ...... دین کا تقاضا ہے۔
عشق رسول ﷺ...... صراط مستقیم ہے۔
عشق رسول ﷺ...... ملت اسلامیہ کے لئے عزت کا نشان ہے۔
عشق رسول ﷺ...... جسم و جان کا تقاضا ہے۔
عشق رسول ﷺ...... مسلمان کی بقا کا ضامن ہے۔
عشق رسول ﷺ...... دنیا میں اقتدار و اختیار عطا کرتا ہے۔
عشق رسول ﷺ...... میدان جنگ میں فتح مندی عطا کرتا ہے۔
عشق رسول ﷺ...... متاع زندگی ہے۔
عشق رسول ﷺ...... حسن بندگی ہے۔
عشق رسول ﷺ...... روز محشر عزت و وقار عطا کرتا ہے۔

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ

اللہ تعالیٰ عزوجل اور رسول اکرم ﷺ سے محبت کا ایک ہی معیار

آیت مقدسہ:

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآئُکُمْ وَاَبْنَآئُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَ عَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَ مَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ وَ اللّٰہُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ(۵)

ترجمہ:۔ تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہاری یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (۶)

ہر انسان کے اندر والدین، اولاد، بھائی، بہن، بیوی، خاندان کے دیگر افراد، مال و متاع، زمین و جائداد اور تجارت وغیرہ سے محبت پائی جاتی ہے، یہ محبت طبیعت کے تقاضوں کے مطابق ہوتی ہے اسی لئے اسے فطری یا طبعی محبت کہتے ہیں۔ متذکرہ آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ عزاسمہ نے خبردار فرمایا ہے کہ تمہارے اندر ان سب چیزوں کی محبت اللہ اور اس کے محبوب معظم ﷺ کی محبت پر غالب آ جائے تو سمجھ لو کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے غضب کو خود ہی دعوت دے دی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے علیحدہ و جدا دو معیار ارشاد نہیں فرمائے، بلکہ ایک ہی معیار ارشاد فرمایا، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اس آیت مقدسہ کے تحت لکھتے ہیں، "رسول اللہ ﷺ سے محبت اس قسم کی چاہیئے جس قسم کی محبت اللہ سے ہوتی ہے یعنی عظمت و اطاعت والی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے ساتھ ساتھ حضور سے محبت کرنی شرک نہیں بلکہ ایمان کا رکن ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ دل میں حضور کی محبت نہ ہونا کفر ہے کیوں کہ اس پر عذاب کی وعید ہو رہی ہے" (۷)

مومن کے لئے آقائے دوجہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت فرض ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعوی کرنا یا اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہونے کا دعوی کرنا دونوں ہی کا انحصار نبی کریم ﷺ کی محبت و اتباع پر ہے۔

حضرت عباس بن مرداس ؓ (صحابی رسول کا عقیدہ):۔

یا خاتم النبآء انک مرسل　　بالحق کل ھدی السبیل ھدا کا
ان الا لہ بنی علیک محبة　　فی خلقه و محمدا سما کا

ترجمہ:۔ اے خاتم الانبیاء! آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے، راہ حق کی ہدایت آپ ﷺ ہی کی ہدایت ہے۔ اللہ نے آپ کے اوپر اپنی مخلوق میں محبت کی بنیاد رکھی اور آپ کا اسم گرامی محمد ﷺ رکھا۔ (۸)

رسول اکرم نور مجسم ﷺ سے محبت رکھنا، والدین و اولاد اور جان و مال سب پر مقدم ہے، محبت رسول ﷺ کے سامنے کوئی شئے قیمتی نہیں، اس لئے کہ آپ سے محبت ہی سب سے قیمتی متاع ہے کہ آپ ہی وجۂ تخلیق کائنات ہیں اور مرکز ایمان و اسلام ہیں۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ　　ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں　　اور ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ
(اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ) (۹)

قارئین محترم!

سطور بالا میں پڑھی جانے والی سورۂ توبہ کی آیت مقدسہ کی بہترین تفسیر تو خود حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدیث شریف میں بیان کی ہے۔

حدیث شریف نمبر (۱):۔

لایومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین (۱۰)

ترجمہ:۔ تم میں سے کوئی اسوقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

حدیث شریف نمبر (۲):۔

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق اعظم ؓ نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا! یا رسول اللہ! آپ میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، تو حضور سرور کائنات علیہ

الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا! "تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔" یہ فرمان سننے کے بعد حضرت عمر نے عرض کیا! "اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، بے شک آپ میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔" پھر سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا! "اب تمہارا ایمان مکمل ہوا۔" (۱۱)

حدیث شریف نمبر۳:۔

حضرت انس ﷛ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا!

"ثلث من کن فیه وجد حلاوة الایمان ان یکون اللّٰہ ورسوله احب الیه مما سواهما وان یحب المرء لا یحبه الا اللّٰہ وان یکره ان یعود فی الکفر کما یکره ان یقذف فی النار" (۱۲)

(ترجمہ) "جس میں تین خوبیاں پائی جائیں گی وہ ایمان کی مٹھاس سے لطف اندوز ہوگا، پہلی خوبی یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہر ایک سے سوا (یعنی سب سے بڑھ کر) ہو، دوسری خوبی یہ کہ صرف اللہ ہی کی خاطر کسی سے محبت کی جائے، تیسری خوبی یہ کہ کفر میں لوٹنا اس طرح ناپسند کرے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔"

اس حدیث شریف میں تین ایمانی خصلتیں بیان ہوئی ہیں اور ان خصلتوں اور خوبیوں کو ایمان کی مٹھاس قرار دیا گیا ہے۔ اس حلاوت (مٹھاس) کی تینوں اقسام میں محبت الٰہی اور محبت رسالت مآب ﷺ کو سب پر تقدم و تفوق حاصل ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور مدنی تاجدار سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں جو سرشار ہوتا ہے وہ یقیناً دوسری حلاوتیں بھی حاصل کر لیتا ہے، جو عشق رسول ﷺ کی تپش اور حدت میں مبتلا ہوتا ہے اسے آتش دوزخ بھی نہیں جلا سکتی۔

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چُھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

(اعلیٰ حضرت) (۱۳)

شرح حدیث:۔

امام حافظ ابوزکریا محی الدین نووی علیہ الرحمۃ (وصال ۶۷۶ھ) نے کہا یہ حدیث بہت عظیم ہے اور اصول اسلام میں سے ایک اصل ہے، علماء کہتے ہیں، ایمان کی حلاوت کے معنی یہ ہیں کہ جب اطاعت اور مشقت کی تکالیف اٹھاتے وقت اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی پیش نظر ہوگی تو لذت پیدا ہوگی۔ فوائد دنیا اور منافع پر اللہ اور رسول کی رضا و خوشنودی کو مقدم رکھے اور اللہ کی محبت یہ ہے کہ اس کا حکم مانے اور اس کی مخالفت کو ترک کرے، ایسا ہی رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے، قاضی عیاض مالکی (وصال ۵۴۴ھ) علیہ الرحمۃ کہتے ہیں، جو اللہ کی الوہیت، نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت و نبوت اور دین اسلام پر ایمان لایا اور راضی ہوا وہ ایمان کی لذت پا گیا۔ اسی طرح خالص اللہ کے لئے دوسرے مسلمان بھائی سے محبت اختیار کرے، جس شخص کا ایمان اور یقین پختہ ہے اور اس کے دل کو اطمینان ہے اور اس کا سینہ کشادہ ہے اور ایمان اس کے گوشت اور خون میں اثر کر گیا ہے وہ کبھی بھی کفر کو اختیار کرنے سے شدید نفرت کرے گا، یہی وہ شخص ہے کہ جس نے ایمان کی مٹھاس حاصل کر لی، اور اللہ کے لئے کسی سے محبت رکھنا پھل ہے اللہ کی محبت کا۔ اور بعض نے کہا اللہ کی محبت یہ ہے کہ اپنے دل کو اللہ کی مرضی کے موافق کر دے تو جو اللہ کو پسند ہو وہی اس کو پسند ہوگا اور جو اللہ کو ناپسند ہے وہ اس کو بھی ناپسند ہو اور اس امر میں متکلمین کی عبارتیں مختلف ہیں لیکن مطلب ایک ہی ہے اور حاصل یہ ہے کہ محبت میلان اور خواہش کا جذبہ ہے، کبھی یہ میلان ان اشیاء کی طرف ہوتا ہے جو طبعی طور پر انسان کو مرغوب و پسندیدہ ہیں، جیسے خوبصورتی، خوش آوازی اور لذت طعام اور کبھی ان اشیاء کی طرف میلان طبعی ہوتا ہے، جن کا حسن ہمیں عقل سے معلوم ہوتا ہے، جیسے صالحین کی محبت، علماء کی محبت اور صاحبان فضل و کمال کی محبت اور کبھی یہ میلان اس وجہ سے ہوتا ہے کہ کسی نے احسان کیا ہو اور نقصان اور مصیبت سے بچایا ہو، یہ معانی کلی طور پر نبی مکرم ﷺ کی ذات میں موجود ہیں، آپ ﷺ ظاہری حسن و جمال باطنی کمال، اور انواع فضائل کے جامع ہیں اور اسی کا صدقہ ہے کہ آپ ﷺ کا احسان تمام ملت اسلامیہ پر ہے کہ انھیں صراط مستقیم پر چلایا، ہمیشہ رہنے والی نعمتیں عطا فرمائیں اور جہنم کے عذاب سے بچایا۔" (۱۴)

قارئین محترم! گذشتہ صفحات میں امام بخاری علیہ الرحمۃ (وصال ۲۵۶ھ) کی نقل کردہ حدیث شریف بعنوان "محبت رسول" پڑھ چکے ہیں۔ اسی حدیث شریف کو دیگر محدثین و مرتبین کتب احادیث نے بھی نقل کیا ہے۔ امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری (وصال ۲۶۱ھ) علیہ الرحمۃ نے اپنی مرتب کردہ "صحیح مسلم" میں بھی یہ روایت حضرت انس ﷛ نقل کیا ہے امام مسلم علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کو "باب وجوب محبۃ رسول اللہ ﷺ" کے تحت بیان کرتے ہیں۔ اس کی شرح میں امام نووی علیہ الرحمۃ (وصال ۶۷۶ھ) نے خوب کلام فرمایا ہے، ملاحظہ کیجئے۔

شرح وجوب محبت رسول اللہ ﷺ:۔

امام ابوسلیمان الخطابی (وصال) علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ وہ محبت مراد نہیں ہے جو طبعی ہوتی ہے یا غیر اختیاری ہوتی ہے بلکہ مقصود اختیاری محبت ہے تو مطلب یہ ہے کہ تم ان کی (ﷺ) رضا کی طلب کے لئے اپنے نفس کو ان (ﷺ) کی اطاعت میں معروف و مشغول رکھو یہی سچی محبت ہے۔ محدث ابوالحسن علی بن عبدالملک بن بطال علیہ الرحمۃ اور قاضی عیاض (وصال ۵۴۴ھ) علیہ الرحمۃ نے کہا: محبت تین قسم کی ہوتی ہے ایک تو بزرگی کی وجہ سے جیسے بیٹے کی محبت باپ کے لئے اور شاگرد کی محبت استاذ کے لئے۔ دوسری محبت شفقت و رحمت کے اظہار کے لئے جیسے ماں، باپ کو اولاد سے ہوتی ہے۔ تیسری محبت کا تعلق ہمشکل اور ہم جنس ہونے کے باعث ہے جیسے تمام انسان۔ پس نبی کریم ﷺ نے تمام اصناف محبت کو اپنی محبت میں جمع کیا ہے، ابن بطال علیہ الرحمۃ نے کہا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس کا ایمان کامل ہے اسے اس بات کا یقین کامل ہوگا کہ نبی کریم ﷺ کا حق اس پر اس کے باپ، بیٹے اور تمام انسانوں سے بھی زیادہ ہے کیوں کہ انہی کے صدقے و طفیل ہم نے دوزخ سے نجات اور گمراہی سے نکل کر ہدایت پائی ہے۔ قاضی عیاض نے کہا رسول اللہ ﷺ کی محبت میں یہ امر داخل ہے کہ آپ ﷺ کے طریقہ (سنت) کی نصرت (اشاعت) اور اعتراضات بر شریعت کا جواب دینا اور سرکار علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات کی تمنا رکھنا اگرچہ جان اور مال سے تصدق و قربان ہو جائے اور جب یہ بات معلوم ہوئی تو ثابت ہوا کہ ایمان کی حقیقت آپ کی محبت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی اور ایمان صحیح نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ ﷺ کی قدر و منزلت دل میں ماں، باپ، بزرگ، محسن وغیرہ سب سے زیادہ نہ ہو بے شک جس کا یہ عقیدہ نہیں وہ ہرگز مسلمان نہیں۔" (۱۵)

ہمہ گیر محبوبیت کا تقاضہ:۔

آقائے دو جہاں مالک کون و مکاں کی قدر و منزلت اور محبوبیت و عظمت یہ ہے کہ جملہ مخلوقات از عرش تا فرش (ماورائے افق، وہ غیر مادی کائنات ہو یا تحت آسمان یہ مادی کائنات ہو) سب کچھ مصطفیٰ جان رحمت ﷺ ہی کی وجہ سے ہے کہ آپ ﷺ وجۂ تخلیق کائنات اور باعث ایجاد عالمین ہیں، اسی وجہ سے آپ سب سے افضل و اعلی ہیں آپ کے محاسن و کمالات نے تمام عالمین کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ مخلوق میں ہر ایک کی قابلیت و فضیلت کا احصاء (شمار) ممکن ہے مگر صاحب لولاک ﷺ کے فضائل و خصائل اور شمائل کا شمار کرنا ممکن ہی نہیں۔ جب کہ اللہ سبحانہ و تعالی اپنے وعدہ کے مطابق آپ ﷺ کے درجات بلند سے بلندتر فرما رہا ہے۔ جی ہاں! درج ذیل آیت ملاحظہ فرمائیے۔

آیت مقدسہ:۔

وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ۝ (۱۶)

(ترجمہ) اور بے شک پچھلی (آنے والی ساعت) تمہارے لئے پہلی (گذری ہوئی ساعت) سے بہتر ہے۔ (۱۷)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام رحمھم اللہ کے چار اقوال ہیں،

اول یہ کہ برزخی زندگی، دنیاوی زندگی سے بہتر ہے، پیارے کریم آقا ﷺ کی روح مقدسہ برزخ میں بہترین مقام میں ہے اور بہترین مقام حضور اکرم ﷺ کا جسم اطہر اور قبر انور ہے جو جنت ہی نہیں بلکہ عرش عظیم سے بھی افضل ہے، آپ کی روح مقدسہ تمام عالم میں تصرف فرمانے کا اختیار (باذن اللہ تعالیٰ) رکھتی ہے۔

دوم یہ کہ اخروی زندگی مراد ہو تو اس کی تفاصیل میں طویل کلام ہوسکتا ہے، اخروی زندگی میں تمام نبیوں رسولوں کے حق میں آپ ﷺ کی گواہی، حوض کوثر سے آپ ﷺ کے دست اقدس کے ذریعہ سیرابی، لواء الحمد (آپ ﷺ کے پرچم کے سایہ میں ایمان والوں کا جمع ہونا) وسیلہ، مقام محمود، شفاعت کبریٰ وغیرہ۔

تیسرا قول یہ کہ ہر آخری ساعت (گھڑی) آپ کے لئے پہلی گھڑی سے افضل ہے کہ ہر لمحہ ہر آن آپ ﷺ کے درجات بلند ہوتے رہیں گے۔

چوتھا قول یہ کہ آپ ﷺ کے توسل اور آپ ﷺ کے وجود مسعود کے باعث لوگوں کی دنیا سے بہتر ان کی آخرت ہوگی یعنی جو آپ ﷺ کو دنیا میں چھوڑ دے گا، وہ آخرت میں رسوا ہوگا۔ اور جو دنیا میں دامن مصطفیٰ ﷺ کو تھامے رہا، آخرت میں راحتیں اور نعمتیں اسی کو حاصل ہوں گی۔ (۱۸)

حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمۃ سورۂ والضحی کی متذکرہ آیت کی تفسیر میں خوب کلام فرماتے ہیں، "آپ ﷺ پر آپ ﷺ کے رب کے لطف و کرم اور انعام و احسان کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا، ہر آنے والی ساعت گذری ہوئی ساعت سے، ہر آنے والی گھڑی گزری ہوئی گھڑیوں سے، ہر آنے والی حالت گذشتہ حالات سے اعلی سے اعلی، بہتر سے بہتر اور ارفع سے ارفع ہوگی، اس ایک جملہ سے کفار کے طعن و تشنیع اور الزام تراشیوں کا سدباب بھی ہوگیا اور اسلام کے درخشاں مستقبل کے بارے میں نوید جانفزا بھی سنادی۔ دعوت اسلام کے ابتدائی دور کا تصور کیجئے جس میں یہ سورت نازل ہوئی، گنتی کے چند افراد نے اس دین حق کو قبول کیا تھا، باقی تمام اہل مکہ حضور ﷺ کے خون کے پیاسے تھے، انھوں نے عزم مصمم کرلیا تھا کہ اسلام کے چراغ کو بجھا کر رہیں گے، توحید کا یہ گلشن جو مصطفیٰ ﷺ لگا رہے ہیں اس کا ایک ایک پودا جڑ سے اکھیڑ پھینکیں گے۔ اس وقت کون یہ خیال کرسکتا تھا کہ یہ دین چند سالوں میں اتنی ترقی کر جائے گا کہ سارا جزیرۂ عرب اس کے نور سے جگمگانے لگے گا۔ اس نبی مکرم ﷺ کو اللہ تعالی وہ عزت و سروری اور شان محبوبی عطا فرمائے گا کہ آج جو خون کے پیاسے ہیں کل اشارۂ ابرو پر اپنی جانیں قربان کرنا سعادت سمجھیں گے اور حضور کے وضو کا پانی نیچے نہیں گرنے دیں گے اس کو اپنے چہروں اور سینوں پر مل لیں گے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے (پردہ فرمانے) کے بعد امت جو فتوحات کرے گی وہ سب کی سب حضور ﷺ کو دکھائی گئیں جسے دیکھ کر حضور بہت مسرور ہوئے، اسی وقت حضرت جبرئیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی یعنی ہماری نوازشات صرف ان فتوحات ہی میں منحصر نہیں بلکہ آپ کی ہر آنے والی شان پہلی شان سے اعلی و بالا ہوگی۔ (۱۹)

فضائل کی کثرت، دلیل محبوبیت:۔

ہم اپنے محترم قارئین کے ذوق مطالعہ کو مزید وسعت دیتے ہوئے عرض کرنا چاہتے ہیں، کہ سورۂ والضحی کی آیت کی تفاسیر میں جو آپ نے ملاحظہ فرمایا اسی کا جامع ترین خلاصہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

آیت مقدسہ:۔

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ (۲۰)

(ترجمہ) اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ (۲۱)

(تفسیر) حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں، کوثر بروزن "فوعل" مبالغہ کا صیغہ ہے، "کثرت" سے بنا، "کثیر" معنی زیادہ، "اکثر" معنی بہت زیادہ، "کثار" معنی بہت ہی زیادہ اور "کوثر" کے معانی بے حد اور بے اندازہ، بے شمار زیادہ، جو مخلوق کی عقل و فہم سے وراء ہے۔ (۲۲)

تمام مفسرین کرام کا اتفاق ہے کہ اس سے ہر فضیلت کی کثرت مراد ہے تمام محاسن و فضائل اور کمالات و معجزات و کرامات آپ ﷺ میں جمع ہیں۔ لوگ عزت و اکرام کے طالب ہوتے ہیں، لیکن بارگاہ شاہ بطحا ﷺ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عزتوں، کرامتوں اور فضیلتوں کو آپ کی ذات مطلوب ہے، جب ہی جمیع خلائق کے نزدیک محبوب ہیں۔ آپ ﷺ سے کیوں نہ محبت رکھی جائے؟ کہ آپ جیسا مخلوق میں دوسرا نہیں۔

یہی بولے سدرہ والے　　چمن جہاں کے تھالے
سب ہی میں نے چھان ڈالے　　تیرے پائے کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا　　تجھے حمد ہے خدایا
تجھے حمد ہے خدایا (۲۳)

عطائے ارب، جلائے کرب، فیوض عجب، بغیر طلب
یہ رحمت رب، ہے کس کے سبب، برب جہاں تمہارے لئے
(۲۴)

عشق، تعظیم و توقیر اور اتباع:۔

آیت مقدسہ:۔

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ

الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ○ (۲۵)

(ترجمہ) "اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انھیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے، اور جو حکم نہ مانے اللہ اور رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی میں بہکا۔" (۲۶)

آیت مقدسہ:۔

"اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ○ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ○ ا" (۲۷)

(ترجمہ) "بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا، تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔" (۲۸)

برادران و خواہران اسلام! آپ غور کریں، اس آیت میں اللہ رب العالمین نے اپنی تسبیح سے پہلے اپنے محبوب رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی تعظیم و توقیر یعنی آداب غلامانہ و خادمانہ بجالانے کا حکم دیا ہے۔

آیت مقدسہ:۔

"فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○" (۲۹)

(ترجمہ) "تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا، وہی بامراد ہوئے۔" (۳۰)

آیت مقدسہ:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ج فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا○ (۳۱)

(ترجمہ) "اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو۔ اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا" (۳۲)

بیدار قلبی کا تقاضا، عشق و اتباع:۔

آیت مبارکہ:۔

"قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط" (۳۳)

(ترجمہ) تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں اور جو میرے قدموں پر چلیں، دل کی آنکھیں رکھتے ہیں۔ (۳۴)

محبت الٰہی کی بنیاد ذات محبوب پر:۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات اقدس پر اپنی محبت کی بنیاد رکھی اور دعوت فکر دی ہے۔

آیت مبارکہ:۔

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○" (۳۵)

(ترجمہ) "اے محبوب تم فرما دو، اے لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔" (کنز الایمان)

اس آیت مقدسہ میں حکم اتباع کے حوالہ سے سرکار مدنی تاجدار ﷺ کی یہ مبارک حدیث پڑھ لیجئے۔

"آج اگر موسیٰ علیہ السلام دنیا میں ہوتے تو میری اتباع ہی کرتے۔" (الحدیث)

قارئین محترم! آپ غور فرمائیں، تو یہ نکتہ با آسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی بنیاد بھی اپنے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات پر قائم کی ہے۔ آیت مقدسہ کی فہم کے لئے ضروری ہے کہ اس میں بیان کردہ مضامین کا مطالعہ کیا جائے۔ آیت مبارکہ میں مضامین کی تدریجاً منازل بیان ہو رہی ہیں۔

اول منزل:۔

دعویٰ خلائق، مخلوق کا محبت الٰہی کا دعویٰ، یہ ایک بیانیہ اور استفہامیہ جملہ ہے۔ اگرچہ مخلوق کا خالق سے محبت کا دعویٰ یکطرفہ ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ "میں فلاں سے محبت کرتا ہوں، یا دوستی رکھتا ہوں"۔ تو اس یکطرفہ بات کو تسلیم کیا جاسکتا ہے اور اس کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں، کیوں کہ یہ ذاتی فعل ہے اور خود اس کی ذات کی جانب سے اس کا اظہار ہے۔ دلیل تو اس وقت طلب کی جاتی ہے "جب کوئی کہے کہ میں اس قابل ہوں کہ فلاں مجھ سے محبت کرتا ہے" کیوں کہ یہ دعویٰ پہلے دعویٰ سے مختلف ہے۔ پہلا دعویٰ اپنی ذات سے متعلق تھا، دوسرا دعویٰ دوسری ذات کی طرف نسبت رکھتا ہے، پہلے دعویٰ میں متکلم نے اپنی بات کہی اگرچہ دوسری ذات کو ملوث کیا جب کہ دوسرے دعویٰ میں متکلم نے اپنی بات نہیں بلکہ دوسری ذات کا قول بیان کیا اور اس کی اور اپنی ذات کو ملوث کیا، لہٰذا اصولی طور سے اس پر دلیل طلب کی جائے گی۔

دوسری منزل:۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا، "اگر تم مجھ سے محبت و دوستی کے دعویدار ہو تو میرے محبوب کا اتباع کرو۔ اس لئے کہ میرا عرفان میرے محبوب کے ذریعے سے ہے۔ لہٰذا میرے محبوب سے محبت بھی کرو اور اتباع بھی کرو (اتباع بغیر محبت ممکن ہی نہیں)

تیسری منزل:۔

میری محبت میں خود کو مبتلا کرنے کا دعویٰ رکھنے والو! پہلے میرے محبوب کی محبت میں سرشار ہو کر اپنی عملی زندگی میں آپ ﷺ کا اتباع کرو تو نہ صرف اللہ تعالیٰ تمہارے دعویٰ کو قبول فرمائے گا بلکہ خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا اس لئے بندوں کے افعال و حرکات سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اس کی رحمت تو محبوب کی اداؤں کی طرف ملتفت ہے تو مخلوق میں سے جو کوئی بھی اللہ کے محبوب کا نقال ہے بس اسی جانب اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہوتی ہے، اس طرح بندے کو اللہ کی محبت حاصل ہو جاتی ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اپنے بندوں کی مغفرت بھی فرماتا ہے اور گناہ کے داغوں کو مٹا دیتا ہے۔ آیت مقدسہ میں پیارے آقا ﷺ کی محبت کا بظاہر بیان نہیں۔ لیکن آپ ﷺ کی محبت ہی صلہ ہے ان انعامات کا جن کا تذکرہ آیت میں بیان ہوا ہے۔ یعنی اللہ کا محبت فرمانا اور گناہوں کو معاف فرمانا، یہ محبت و مغفرت حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلہ کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔

عشق واتباع، خلاصۂ کلام:

متذکرہ عبارات میں بیان کردہ منازل ہی دراصل ایک مومن کی زندگی کا حاصل ہے اور حقیقی منزل اور زندگی کی معراج بس......بس......بس......صرف اور صرف عشق رسول ﷺ ہے۔حضور اکرم ﷺ سے محبت رکھنا اور نتیجتاً قائم ہونے والے اس تعلق کو کیا عنوان دیا جائے؟ ہم بحیثیت امتی کیا عنوان رکھ سکتے ہیں؟ ہم نہ مکی نہ قریشی، نہ عربی، نہ ہمسایہ و پڑوسی اور نہ ہی ہم عصر، ہماری حیثیت کیا؟ ہماری بساط کیا؟ ہم یہ عنوان "عشق رسول ﷺ" اگر نہ بھی کہیں صرف پہلے امتی کا نام لیں تو بھی عشق رسول اکا عنوان نہایت جامعیت اور آب وتاب کے ساتھ ہمارے سامنے آجاتا ہے یعنی سیدنا صدیق اکبرؓ۔

بحیثیت امتی ہمارے پیش نظر ملت اسلامیہ کے پہلے فرد اور آقائے دوجہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے امتی سیدنا ابوبکر صدیق اکبرؓ کی مثال ہے کہ جنھوں نے اس امت کے نہ صرف پہلے عاشق رسول ہونے کا اعزاز پایا ہے بلکہ سینکڑوں امتیازات آپ کی ذات کو حاصل ہیں۔جس کا مختصر جائزہ یہ ہے۔

☆ سب سے پہلے............عاشق رسول ﷺ............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............مبلغ اسلام (بحیثیت امتی) (عشرہ مبشرہ میں سات افراد اور دیگر مسلمان ہوئے)............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............خطیب اسلام............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............مجاہد اسلام............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾
(مطاف کعبہ میں جہاد اور جان قربان کرنے کا عمل اگرچہ شہادت عمل میں نہیں آئی)

☆ سب سے پہلے نمازی............(فرضیت نماز سے قبل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی میں)............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............روزہ دار............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............صدقات وخیرات کرنے والے (کئی غلاموں اور باندیوں کو مشرکین سے خرید کر آزاد کیا)............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............مہاجر رفاقت رسالت مآب ﷺ میں............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............مشیر رسول ﷺ............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............وزیر مملکت برائے امور خارجہ............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............وزیر مملکت برائے امور داخلہ............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............وزیر مملکت برائے امور دفاع............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............وزیر مملکت برائے امور تعلیم............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............وزیر مملکت برائے امور فلاح و بہبود............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............دنیا کا پہلا امن معاہدہ "میثاق مدینہ" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایت پر ترتیب دینے والے............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............امام الصلوٰۃ............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............خلیفۂ رسول ﷺ............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............امیر حج............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............مال ومتاع ایثار کرنے والے............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............واقعہ معراج کی تصدیق کرنے والے............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............قوت ارادی کے مالک............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............قوت فیصلہ کے مالک............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............(مرتدین) منکرین زکوٰۃ کی بغاوت کو کچلنے والے............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............فتنہ انکار ختم نبوت کی بیخ کنی کرنے والے............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............حضور اکرم ﷺ کی بشارت کے مطابق عراق یمن اور شام کو اسلامی مملکت میں شامل کرنے والے............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

☆ سب سے پہلے............حبیب خدا کے پہلو اور قدموں میں (بعد اجازت رسول ﷺ) دفن ہونے والے............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

اور بعد از قیامت:۔

☆ سب سے پہلے............(رفاقت رسول ﷺ میں) اپنی قبر سے باہر تشریف لانے والے............
﴿ابوبکر صدیقؓ﴾

اے امت مصطفیٰ کے لوگو!:۔

آؤ سب سے پہلے امتی کا احوال پڑھو اور پھر آئینۂ عشق رسول میں دیکھو کہ کس کے عکس کے خدوخال شاندار اور جاندار ہیں۔صدیق اکبر کا عکس یا ہم گنہگاروں کا۔

سیدنا ابوبکر صدیق ؓ:۔

نام ونسب:۔

آپ کا اسم گرامی عبداللہ، کنیت ابوبکر اور لقب "عتیق اور صدیق" ہے۔"عتیق" کے معنی ہیں، "آگ سے آزاد کیا ہوا"، "یہ لقب پیارے آقا، سید عالم ﷺ نے عطا فرمایا تھا، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۲۷۹ھ) نے روایت نقل کی ہے۔

حدیث شریف:۔

اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز (میرے والد ابوبکر) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تم آتش دوزخ سے آزاد ہو، بس اسی دن سے آپ کا نام عتیق مشہور ہو گیا۔ (۳۶)

(اسے محدثین امام حاکم نیشاپوری، امام ابن سعد اور امام ابی یعلی (وصال ۳۰۷ھ) نے بھی روایت کیا ہے۔رحمھم اللہ)

حضرت ابوبکر کے دوسرے لقب "صدیق" کے بارے میں حضرت مصعب ابن زبیر ؓ کا قول، امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ (وصال ۹۱۱ھ) (مجدد قرن نہم) نقل کرتے ہیں،

"اس امر پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ ابوبکر کا لقب صدیق ہے کیوں کہ آپ نے بے خوف اور نڈر ہو کر حضور ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی اور کسی قسم کی ترش روئی یا جھجک اس تصدیق میں سرزد نہیں ہوئی۔"(۳۷)

امام سیوطی قدس سرہ نے مزید لکھا ہے کہ "آپ زمانہ جاہلیت ہی میں "صدیق" کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے کیوں کہ آپ ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے، آپ رسول اللہ ﷺ کی ہر خبر پر تصدیق کرنے میں سبقت فرماتے تھے، ابن اسحاق علیہ الرحمۃ اور حضرت قتادہ علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ شب معراج کی صبح ہی سے آپ اس لقب سے مشہور ہو گئے کہ آپ نے واقعہ معراج کی سب سے پہلے تصدیق کی۔اس حدیث کو امام طبرانی علیہ الرحمۃ (وصال ۳۶۰ھ) نے حضرت انس ؓ اور حضرت ابوہریرہ ؓ کی روایت سے جب کہ امام حاکم (وصال ۴۰۵ھ) نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت کیا ہے۔"(۳۸)

حضرت جبریل روح الامین علیہ السلام کہتے ہیں:۔

"محدث سعد بن منصور نے اپنی مسند میں حضرت ابوہریرہ ؓ کے غلام ابی وہب سے روایت کی ہے کہ جب شب معراج رسول اللہ ﷺ مقام ذی طویٰ پر پہنچے تو آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ اس واقعہ کی تصدیق میری ملت نہیں کرے گی، تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کی تصدیق حضرت ابوبکر کریں گے جو صدیق ہیں۔"(۳۹)

حضرت علی مرتضی مولا مشکل کشا ؓ کا قول:۔

امام طبرانی (وصال ۳۶۰ھ) نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور امام حاکم (وصال ۴۰۵ھ) نے نزال بن سبرہ سے روایت کی کہ ہم سے حضرت علی ؓ نے فرمایا، ابوبکر وہ محترم ہستی ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل اور نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے صدیق رکھا، اور نماز میں وہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ تھے پس جس شخص سے رسول اللہ دینی معاملات میں راضی ہوئے ہم اس سے اپنی دنیا کے معاملات کے لئے راضی ہو گئے۔(۴۰)

سرکار مدنی تاجدار ﷺ کا جبل اُحد سے خطاب:۔

امام ترمذی، محمد بن بشار، وہ یحیی ابن سعید سے اور وہ اپنے والد سعید بن ابی عروبہ سے روایت کرتے ہیں کہ قتادہ (رحمھم اللہ اجمعین) نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کیا کہ "رسول اللہ ﷺ احد (پہاڑ) پر چڑھے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان بھی تھے کہ احد پہاڑ حرکت کرنے لگا (یعنی سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم رنجہ فرمانے پر جھومنے لگا) اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا! احد ٹھہر جا، بے شک تیرے اوپر ایک نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(۴۱)

والدین اور قبیلہ ونسب:۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کے والد گرامی کا نام "عثمان" اور کنیت ابی قحافہ تھی، جب کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام "سلمی" اور کنیت ام الخیر تھی۔آپ کے والد اور والدہ دونوں کا تعلق "بنوتیم" سے تھا۔قبیلہ بنی تیم قریش کی ایک شاخ ہے۔

حضرت ابوبکر کا نسب والد اور والدہ دونوں کی طرف سے ساتویں پشت میں "مرہ بن کعب" پر حضور اکرم نور مجسم ﷺ سے مل جاتا ہے۔

والد کی جانب سے سلسلہ نسب:۔

ابوبکر عبداللہ ابن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی۔

والدہ کی جانب سے سلسلہ نسب:۔

ام الخیر سلمی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی

ولادت:۔

حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی ولادت، رسول اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے دو سال دو ماہ بعد یا دو سال تین ماہ بعد مکۃ المکرّمہ میں ہوئی، آپ مکہ شہر میں کعبہ معظّمہ کے مشرق میں واقع محلّہ "مسفلہ" میں اپنے والدین کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔بچپن ہی سے آپ کے عادات واطوار اخلاق حسن سے مزین تھے، آپ نے دور جہالت میں شراب نوشی، زنا کاری، ظلم وعصیان سے اپنے دامن کو بفضل خدا محفوظ رکھا۔بچپن ہی سے آپ کی رفاقت ومعیت (دوستی کے عنوان سے) سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رہی ہے۔

سب سے پہلے اسلام لانے کا واقعہ:۔

حضرت ابوبکر صدیق ؓ تاجر کی حیثیت سے ملک شام کا سفر کرتے تھے ایک مرتبہ تجارت کے سفر پر تھے کہ ایک شب خواب دیکھا کہ "چاند وسورج ان کی گود میں اتر آئے ہیں اور دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا کر چادر میں چھپا لیا ہے"۔ بیدار ہونے پر اس عجیب خواب سے تشویش میں مبتلا ہوئے، نصرانیوں کے ایک راہب سے ملاقات کر کے تعبیر پوچھی تو اس نے پوچھا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ کہا! مکہ سے۔اس نے پوچھا: کس قبیلہ سے ہے؟ کہا! قریش کی شاخ بنو تیم سے۔پھر

پوچھا: کیا کرتے ہو؟ کہا! تجارت۔ پھر اس نے کہا کہ جس آخری نبی کا انتظار تھا وہ تشریف لے آئے ہیں ان کا تعلق بنو ہاشم سے ہے، تمہارے دوست ہیں، تم ان کے مطیع اور تابع ہوگے اور اس کے وزیر اور خلیفہ بھی بنوگے۔ میں بھی غائبانہ اس نبی پر ایمان لایا ہوں، اس کی نعت وصفت میں نے "انجیل وزبور" میں پڑھی ہیں، اگر یہ نبی نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کو نہ بناتا اور نہ انبیاء ورسل کو پیدا فرماتا۔ میں نے خوف نصاریٰ کے باعث اپنے اسلام کو چھپایا ہوا ہے۔ یہ بات سننے کے بعد حضرت ابوبکر کا دل تجارت میں نہیں لگا، بہت مضطرب ہوگئے۔ اور جلد از جلد فارغ ہوکر مکہ آئے اور سیدھے حضور کی خدمت میں پہنچے اور دریافت کیا کہ کیا اللہ تعالی کی طرف سے آپ کے پاس کوئی پیغام آیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو کوئی نشانی بتائیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! ابوبکر کیا تمہارا خواب دیکھنا اور تعبیر میں راہب کی باتیں تصدیق کے لئے کافی نہیں؟ حضرت ابوبکر کہتے ہیں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں کہ جو میرے خواب اور راہب کی باتوں سے بھی آگاہ ہیں۔ فوراً اسلام قبول کیا اور بچپن کی دوستی ورفاقت کو آقا اور غلامی کے رشتہ میں تبدیل کرلیا۔ (۴۲)

قارئین محترم!

آغاز کتابچہ ہی میں سورۂ زمر کی آیت مقدسہ کا آپ نے مطالعہ کیا، قرآن مجید نے آپ کے اسلام کو بیان کیا ہے۔ علاوہ اس کے قرآن مجید میں متعدد مقام پر آپ کی شان وعظمت کو بیان کیا ہے۔

آپ کی صحابیت اور قرآن:۔

سورۂ توبہ کی آیت مقدسہ:۔

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (۴۳)

(ترجمہ) صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار (صحابی) سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت ابوبکر کے لئے کلمات تسکین فرمانا قابل غور ہے اللہ تعالی نے کتنے عمدہ انداز میں فرمایا ہے "اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ" "جب وہ اپنے صحابی سے فرمارہے تھے"۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی صحابیت پر نص قرآنی سے لازوال دلیل ہے۔ پھر جو عاقبت نااندیش اس کا انکار کریں گے ان کے کفر میں کیا شک ہے؟

سیدنا ابوبکر صدیق ؓ اور مقام فنافی الرسول ﷺ:۔

حضرت قدوۃ السالکین، برہان الواصلین، مقتدائے کاملین، سلطان العارفین سلطان باہو (وصال ۱۱۰۲ھ) (قدس السرہ العزیز) بن حضرت محمد بازید رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایک تصنیف میں تحریر فرماتے ہیں، "اور جس عارف کے وجود میں نور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ از راہ لطف وکرم آنحضرت ﷺ آجاتا ہے اس کی ہر بات نور محمدی ﷺ کے معدن انوار سے ظہور پذیر ہوا کرتی ہے، یہ ہے مرتبہ فنافی الرسول ﷺ۔" (۴۴)

اس امر میں کسی کو کلام نہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ فنافی الرسول ﷺ کے مقام پر فائز تھے، یہی وجہ تھی کہ آپ ؓ کی سیرت واطوار میں حضور سیدالعالمین ﷺ کے انوار کی جھلک نظر آتی تھی، کلام وطرز خرام، سادگی وسنجیدگی، وقار وبردباری طعام وقیام، اپنوں پر شفقت ومہربانی، دشمنان دین پر غضبنا کی، نظم مملکت، تدبر سیاست، انعقاد مجالس، باہمی مشاورت اور سب سے بڑھ کر نماز وروزہ میں مشغولیت، کے اعتبار سے حضرت ابوبکر صدیق ؓ، اللہ تعالی کے حبیب مکرم ﷺ کے مظہر اتم تھے۔

حضرت ابوبکر ؓ حضور رسول اکرم ﷺ کے مزاج شناس تھے اور نزول وحی (یعنی کلام الٰہی) کے مزاج (اوامر ونواہی) سے بھی آشنا تھے۔ مثلاً! جب سورۂ نصر نازل ہوئی، (ترجمہ) "جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔" (کنزالایمان)

اس سورۂ مبارکہ کے نزول کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم بہت خوش ہوئے کیوں کہ اس میں غیبی خبریں بیان ہوئی تھیں جو صحابہ کے لئے بشارت تھی۔ مگر اس سورہ کے نزول کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ؓ افسردہ ہوگئے، لوگوں نے تعجب کیا اور افسردگی کا سبب پوچھا! تو کہا! اللہ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری اسی مقصد کے لئے تھی کہ اللہ کے دین کا غلبہ ہو، سو وہی بشارت سورہ میں بیان ہوئی ہے تو اب یقیناً رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردہ فرمانے کا وقت آ گیا ہے۔ لٰہذا یہ خوشی کے بجائے رنج ومحن کا موقع ہے۔

آنکھیں صرف محبوب کی زیارت کے لئے:۔

رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کی والہانہ محبت وشیفتگی کی کیفیات بیان کرتے ہوئے ام المؤمنین سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں،

"میرے والد گرامی سارا دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتے جب عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر گھر آتے تو جدائی کا یہ تھوڑا وقت گوارا نہ ہوتا، رات کی ساعتیں کاٹنا بھی ان کے لئے بہت دشوار ہوتا، میرے والد تمام رات اس فراق کے باعث بے تاب رہتے۔ ہجر وفراق میں جلنے کی وجہ سے ان کے جگر سوختہ سے اس طرح آہ سرد اٹھتی جس طرح کوئی چیز جل رہی ہے اور یہ کیفیت اس وقت تک رہتی جب تک اپنے آقا کریم ﷺ کے چہرہ اقدس کو دیکھ نہ لیتے۔" (۴۵)

خطیب عشق رسول ﷺ کا ایمان افروز واقعہ:۔

سیدنا صدیق اکبر ؓ نے پہلے مبلغ اسلام اور خطیب عشق رسول کی حیثیت سے جب کعبہ معظّمہ میں قریش کی مختلف شاخوں اور قبائل کے سرداروں (مکہ میں کل ۲۷ سردار تھے، جن میں سے اکثر اس وقت بیت اللہ شریف کے مطاف (صحن) میں موجود تھے) سے خطاب کرتے ہوئے انھیں دعوت اسلام دی، آغاز خطاب میں حمد وثنا اور پیارے مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مدح سرائی کے بعد انھیں سرزنش کی اور قبولیت دین کے لئے اصرار کیا۔ نتیجتاً مشرکین نے آپ پر حملہ کردیا۔ ان حملہ آور قبائل کے سرداروں میں جو فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے، ان کا بیان ہے کہ ابوبکر کے خطاب سے مشتعل ہوکر ہم نے ابوبکر کو طمانچوں، تھپڑوں، مکوں، گھونسوں، لاتوں اور جوتوں سے اسقدر مارا اور لہولہان کردیا کہ جب ابوبکر نیچے گر گئے تو ہمیں یہ خیال ہوا کہ شاید اب ابوبکر کا آخری دم ہے، سانس اکھڑ چکی ہے، تو ہم اپنے معاملات میں مشغول ہوگئے، ابوبکر کے خاندان کے افراد آکر انھیں چارپائی پر ڈال کر لے گئے۔ سارا دن معالج کوشش کرتا رہا کہ آپ کو ہوش آئے، لیکن ہوش نہیں آیا، آپ کی چارپائی کے چاروں طرف اہل خانہ موجود اور متفکر تھے، آپ کے والد، والدہ، اہلیہ، بیٹے، بہو وغیرہ سب موجود تھے۔ معالج نے زخموں کو صاف کیا، خون رسنا بند ہوا، اس حملہ میں آپ کا سر، رخسار اور ہونٹ پھٹ گئے تھے، جب کہ جبڑے، کندھے اور پیٹھ وکمر پر شدید ضربوں کی وجہ سے سوجن ہوگئی تھی، گلے اور سینے پر خراشیں اور کھرونچیں

پڑی ہوئی تھیں۔ سارا دن گذرنے کے بعد آغاز شب پر اس طرح ہوش آیا کہ ہلکی سی آنکھ کھولی اور ہونٹ ہلے، نقاہت کے باعث آواز صاف سنائی نہیں دے رہی تھی، آپ کی والدہ اُم الخیر نے جھک کر آپ کے چہرہ کے قریب کانوں کو لگایا، تو سنا،

"مافعل رسول اللہ ﷺ" یعنی میرے آقا اللہ کے رسول ﷺ کس حال میں ہیں؟ آپ کے والد ابوقحافہ (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے بلکہ والدہ اور بیٹے، بہو وغیرہ بھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) نے آپ کی والدہ سے پوچھا! کیا کہتا ہے؟ کیا پانی مانگ رہا ہے؟ تو والدہ نے کہا! یہ کہہ رہا ہے "رسول اللہ ﷺ کی خبر دو۔" تو والد نے کہا! "جس کی وجہ سے اس حال کو پہنچا ہے انہی کا نام اب بھی لیتا ہے۔" چنانچہ وہ بڑبڑاتے ہوئے چلے گئے لہٰذا جب خاندان کا سربراہ یہاں سے ہٹ گیا تو امام اہل خانہ وہاں سے چلے گئے۔ صرف معالج، والدہ اور غلام عامر بن فہیرہ، آپ کے قریب کھڑے رہے۔ والدہ نے کہا! بیٹا کچھ کھا پی لو۔ مگر عاشق رسول کا ہر مرتبہ یہی جواب ہوتا کہ اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا، جب تک مجھے اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خبر نہیں مل جاتی کہ وہ کس حال میں ہیں؟ لخت جگر کی یہ حالت زار دیکھ کر آپ کی والدہ کہنے لگیں،

"واللہ مالی علم بصاحبک" یعنی اللہ کی قسم مجھے آپ کے دوست کے احوال کی خبر نہیں۔ پھر حضرت ابوبکر نے حضرت ام جمیل فاطمہ بنت خطاب (جو حضرت سعید بن زید کی اہلیہ تھیں) کو بلوالیا (یہ مکہ میں جبر واستبداد کا ایسا دور تھا کہ جو مسلمان ہو جاتے وہ مصلحتاً اپنے اسلام کو چھپاتے تھے) ان سے معلوم ہوا، رسول اللہ ﷺ دار ارقم میں تشریف فرما ہیں یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر مضطرب ہوگئے کہ میں سرکار کی خدمت میں حاضری دوں گا، حضرت ام جمیل اور آپ کی والدہ نے کہا کہ اب خیریت

کی اطلاع مل گئی ہے تو کافی ہے، جب آپ کے زخم اچھے ہو جائیں تو پھر آپ جا کر مل لینا۔ لیکن شمع رسالت کا پروانہ بے تابانہ کہتا ہے کہ مجھے سہارا دے کر دار ارقم لے چلو، ورنہ میں خود ہی گرتے پڑتے چلا جاؤں گا۔ طبیب (معالج) نے بھی کہا کہ ان کا بستر سے اٹھنا ٹھیک نہیں، زخموں کا منہ کھل جائے گا اور خون پھر سے جاری ہو جائے گا۔ مگر آپ کا اصرار اتنا بڑھا کہ آپ کی والدہ اور حضرت ام جمیل اور آپ کے غلام عامر بن فہیرہ کی مدد سے آپ کو آقائے دو جہاں ﷺ کی خدمت میں دار ارقم لے جایا گیا۔ آپ چارپائی پر تھے، جیسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے اپنے عاشق کو دیکھا تو آگے بڑھ کر وہ عمل کیا جس کا شرف کبھی کسی صحابی کو نہ ملا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کہتے ہیں کہ وہاں موجود دیگر صحابہ مجھے دیکھ کر رونے لگے اور میں اپنی آنکھوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر رہا اور مسکرا رہا تھا میں اپنی ساری تکالیف بھول گیا اور پھر مجھ پر کرم ہو گیا کہ میرے سر، رخسار، گردن، بازو اور سینے کے تمام زخموں پر اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے اپنے لب مبارک رکھ کر بوسے لے لئے، میں سرشار ہو گیا، مجھے خطاب کرنے کا عظیم صلہ مل گیا اور مزید کرم یہ ہوا، جب میں نے اپنی والدہ کے لئے عرض کیا کہ ان کے حق میں دعا فرمائیں تاکہ مسلمان ہو جائیں تو وہ اسی وقت مسلمان ہو گئیں۔ (۴۶)

یہ واقعہ کس قدر سبق آموز ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ کے حبیب ﷺ سے کیسا عشق رکھنا چاہئے؟

خبردار ابوبکر سے اونچی آواز میں بات نہ کرنا، حضرت عمر کو ڈانٹ:۔

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق اعظم ؓ حضرت ابوبکر صدیق اکبر ؓ کے سامنے ذرا اونچی آواز میں بات کر رہے تھے تو "تاجدار ختم نبوت ﷺ نے حضرت عمر کے سینے پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا! پیچھے ہٹو۔ اے عمر! تمہیں خدا کا خوف نہیں، میرے ابوبکر سے اس طرح اونچی آواز میں بات کرتے ہو تمہیں کیا معلوم ابوبکر کا کیا مرتبہ ہے؟ اس نے مجھ پر دو مرتبہ اپنی جان قربان کی ہے، ایک بار کعبہ مشرفہ کے صحن میں اور دوسری مرتبہ غار ثور میں۔ ابوبکر نے اس وقت میرا ساتھ دیا اے عمر! جب تم سخت گیر اور شقی تھے۔" (۴۷)

ابوبکر کی تین پسندیدہ باتیں:۔

ایک دفعہ سرکار مدنی تاجدار ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو خطاب فرمایا! مجھے تمہاری دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں،

(۱) خوشبو (۲) نیک خاتون (اپنی ازواج) (۳) نماز جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس موقع پر موجود صحابہ میں سے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زبیر (ؓ) نے بھی اپنی اپنی پسند کی تین تین چیزیں بیان کیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے دریافت کیا، حضرت ابوبکر نے عرض کیا! یارسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) مجھے بھی تین چیزیں ہی پسند ہیں۔

"النظر الی وجہ رسول اللہ و انفاق مالی علی رسول اللہ و ان یکون ابنتی تحت رسول اللہ"

(۱) رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتے رہنا۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں اپنا مال نچھاور کرنا۔

(۳) رسول اللہ ﷺ کے عقد میں میری بیٹی کا ہونا۔ (۴۸)

بھوک و پیاس پر زیارت رسول کی ترجیح:۔

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ ایک دن مصطفیٰ جان رحمت ﷺ ایسے وقت گھر سے باہر تشریف لائے جو بالعموم آپ کا معمول نہ تھا اور نہ ایسے وقت میں کسی سے ملاقات فرماتے تھے۔ اسی اثناء میں سیدنا صدیق اکبر ؓ بھی حاضر خدمت ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا! "ابوبکر! تم ایسے وقت کیسے آئے؟" عرض کیا،

"خرجت القی رسول اللہ ﷺ و انظر فی وجھہ والتسلیم"

یعنی دل میں خواہش ہوئی کہ اپنے آقا ﷺ سے ملاقات کروں اور چہرۂ اقدس کی زیارت سے اپنی طبیعت کو سیراب کروں اور آپ کی خدمت بابرکت میں سلام عرض کروں"۔ اسی اثناء میں حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم ؓ بھی آگئے، حضور پرنور ﷺ نے ان سے بھی دریافت کیا! "اے عمر! تمہیں کون سی ضرورت اس وقت یہاں لائی ہے"؟ انھوں نے عرض کیا!

"الجوع یارسول اللہ" ......" یعنی بھوک کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں"۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! "مجھے بھی کچھ ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے۔ چنانچہ یہ تینوں حضرات ابی ہیثم بن تیہان انصاری ؓ کے گھر تشریف لے گئے، یہ صحابی کافی کھجور، درخت اور بکریوں کے مالک تھے اور ان کا کوئی نوکر نہیں تھا، یہ صحابی گھر میں موجود نہیں تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی بیوی سے پوچھا! تمہارا خاوند کہاں ہے؟ کہا! وہ ہمارے لئے پینے کا پانی لینے گئے ہیں۔ کچھ دیر نہ گذری تھی کہ وہ صحابی پانی سے بھری ہوئی مشک لے کر آئے وہ فوراً مشک رکھ کر دوڑ کر آئے اور فرط محبت سے نبی پاک ﷺ سے لپٹ گئے اور عرض کرنے لگے، واہ میری قسمت، میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ آپ میرے گھر تشریف فرما ہوئے ہیں۔ پھر ان تمام

حضرات کو وہ اپنے کھجوروں کے باغ میں لے گئے۔ ان کے لئے بچھونے بچھائے اور تازہ کھجور کا خوشہ لے کر آئے جن میں پکی اور کچی کھجوریں تھیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا! تم نے چھانٹ کر پکی کھجوریں کیوں نہ توڑیں۔ تو ابوالہیثم نے عرض کیا یارسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام) میں یہ چاہتا تھا کہ آپ خود پکی اور کچی کھجوروں میں سے پسند فرما کر تناول فرمائیں تینوں حضرات نے وہ کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ پھر سید الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا! قسم ہے مجھے اس ذات اقدس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یہ بھی اس نعمت میں داخل ہے جس کا سوال قیامت میں ہوگا، ٹھنڈا سایہ، تازہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔ ابوالہیثم مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کرنے لگے، حضور ﷺ نے فرمایا دیکھو ہمارے لئے دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا تو انھوں نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا اور پکا کر ان حضرات کی خدمت میں پیش کیا ان حضرات نے اسے تناول فرمایا۔" (۴۹)

اس حدیث شریف کا مزید کچھ حصہ بھی ہے، بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتے ہیں اور اس حدیث شریف کی شرح کا مطالعہ کرتے ہیں۔

شرح حدیث:۔

شارحین حدیث نے حضور اکرم ﷺ کے ایسے وقت میں باہر تشریف لانے کی وجہ یہ بیان کی ہے، "رسول اللہ ﷺ نے نورِ نبوت سے ابوبکر صدیق ؓ کے شوق ملاقات کو ملاحظہ فرما لیا تھا، اور حضرت ابوبکر کو نورِ ولایت کی بنا پر یقین ہوگیا تھا کہ محبوب کریم ﷺ اس موقع پر زیارت سے محروم نہیں فرمائیں گے۔ (۵۰)

بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا آنا بھی بھوک کے تقاضے کی وجہ سے تھا، لیکن حضور اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کی زیارت کے بعد بھوک و پیاس کا خیال جاتا رہا۔ مولوی زکریا سہارنپوری نے لکھا ہے، "حضرت ابوبکر صدیق کا اس وقت خلاف معمول آنا، "دل را بدل راہ است" حضور اکرم ﷺ کے قلب اطہر پر سیدنا صدیق اکبر کی حاجت کا پرتو پڑا اور قبل اس کے کہ وہ حضور ﷺ کو ندا دیتے، حضور ﷺ خود ہی باہر تشریف لے آئے۔" (۵۱)

امامت ابوبکر صدیق اور دیدار رسول اکرم ﷺ:۔

حدیث مبارکہ:۔

حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی علالت کے ایام (جس کے بعد سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام پردہ فرما گئے) میں نماز کی امامت کے فرائض حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سپرد تھے۔ نبی کریم ﷺ کے وصال کے دن بروز پیر (وقت فجر)، جب تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کی اقتدا میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بارگاہ میں مشغول نماز تھے، اس دوران آقائے دوجہاں ﷺ نے اپنی طبیعت میں کچھ افاقہ محسوس فرمایا تو آپ ﷺ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھا کر ہماری جانب التفات فرمایا، ہم نے یہ محسوس کر کے کہ آپ ﷺ ہمیں دیکھ رہے ہیں تو ہم نے بھی نماز کی ہی حالت میں آپ ﷺ کا دیدار کر لیا پس میں نے آنجناب ﷺ کے روئے مبارک پر نظر ڈالی تو گویا وہ قرآن مجید کا ورق نظر آیا۔ آپ نے لوگوں کو اسلام پر مستعد اور نماز میں مشغول دیکھ کر تبسم فرمایا اور ہنسے (سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مرض وصال میں مسلسل کئی روز باہر تشریف نہیں لائے تھے، صحابہ زیارت سے محروم، سراپا انتظار تھے کہ وہ مبارک لمحہ کب میسر ہوگا؟ کہ نور مصطفیٰ ﷺ کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوں، یہ مبارک لمحہ عین دوران نماز نصیب ہوا) حضرت ابوبکر صدیق نماز کی امامت کرا رہے تھے، بس وہ بھی آقا سید عالم ﷺ کی جانب متوجہ ہوئے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی کئی روز بعد زیارت سے صحابہ اتنے خوش ہوئے کہ نماز توڑنے کا ارادہ کیا، حضرت ابوبکر صدیق بھی امامت کا مصلی چھوڑ کر پیچھے آئے کہ شاید آپ ﷺ جماعت کرانے کے لئے تشریف لانا چاہتے ہیں۔ تمام صحابہ نے قبلہ سے چہرہ ہٹا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (کعبہ کے کعبہ) کی طرف کر لیا۔ سب کی توجہ حجرہ پاک کی جانب مرکوز تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُخ انور کی زیارت کے حسین اور دلکش منظر میں صحابہ یہ بھول گئے کہ ہم نماز کی حالت میں ہیں ان میں تو بس رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت یابی کی خوشی میں سرشاری کی ایسی کیفیت پیدا ہوگئی تھی کہ قریب تھا کہ سب والہانہ دوڑتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حجرہ مقدسہ کے نزدیک آ جاتے کہ آپ ﷺ نے اشارہ سے فرمایا، اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ اور ابوبکر تمہارا امام ہو۔ پھر پردہ گرا دیا اور اسی دن پچھلے پہر وصال فرما گئے۔ (۵۲)

مندرجہ بالا حدیث شریف میں راوی حضرت انس ؓ کے ان کلمات "فنظرت الی وجھه کانه ورقة مصحف" (یعنی میں نے جب آپ کے رخ انور کی زیارت تو گویا وہ قرآن مجید کا ایک ورق نظر آیا) کی تشریح میں استاذ الحدیث حضرت علامہ سید امیر بادشاہ قادری گیلانی علیہ الرحمۃ (وصال ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء) اپنی شہرہ آفاق تالیف میں حضرت مولانا محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں، "یعنی آنحضور سراپا حسن و جمال ﷺ کا رخ انور صفائی، سفیدی، روشنی، حسن، جمال اور ہدایت میں قرآن پاک کی طرح تھا اور حاصل تشبیہ یہ کہ آنجناب ﷺ کے روئے مبارک سے ہدایت ملتی ہے جو کہ جامع محاسن ہے جس طرح قرآن پاک سے ہدایت نصیب ہوتی ہے۔" (۵۳)

حضرت محدث جلیل امام عبدالرؤف المناوی المصری (وصال ۱۰۳۱ھ/۱۶۲۱ء) رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں، "یعنی اس تشبیہ سے یہ مراد ہے کہ جو فیضان نبی کریم ﷺ کو حاصل ہوا وہ آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کی پاکیزگی اور انتہائے جمال کی صورت میں جلوہ افگن تھا۔" (۵۴)

اتباع رسول ﷺ میں حضرت ابوبکر اور منصب خلافت و منصب قضاء:۔

حضرت ابوبکر اور منصب خلافت و منصب قضاء:۔ رسول اکرم ﷺ کے پردہ فرمانے (وصال) کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ؓ کل ملت اسلامیہ پر خلیفہ رسول اللہ ﷺ کی حیثیت سے متمکن ہوئے۔ منصب قضاء بھی آپ کو منتقل ہوا، ابتدا میں "قضایا" آپ سنتے اور فیصلہ فرماتے۔ خلافت کی ذمہ داریوں میں اضافہ، جہاد، قتال مرتدین، فتنہ انکار ختم نبوت کا سدباب اور کذاب مدعیان نبوت کو کیفر کردار تک پہنچانے کے باعث آپ نے حضرت سیدنا فاروق اعظم ؓ کو منصب قضاء پر مامور فرمایا۔ مؤرخ اسلام علامہ محمد خضری بک مصری لکھتے ہیں، "کار قضاء خلیفہ کی ذمہ داری تھی، چونکہ قضاء کا مطلب کتاب وسنت سے ماخوذ شرعی قوانین کی روشنی میں تنازعات کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اس لئے خلفاء راشدین یہ امور خود انجام دیتے تھے اور اگر ضرورت محسوس کرتے تو اہل علم مفتیوں سے مشورہ لیتے تھے، لیکن جب خلفاء کی ذمہ داریاں بڑھ گئیں اور فتوحات زیادہ ہونے لگیں اور خلفاء کی توجہ عسکری معاملات کی طرف بڑھ گئی تو انھوں نے کار قضاء اس کے اہل لوگوں کو سونپ دیا۔" (۵۵)

دورِ صدیقی میں بے مثل امن اتباع رسول ﷺ کا آئینہ دار:۔

علامہ ابوالقاسم علی بن محمد بن احمد السمنانی لکھتے ہیں "حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے والیوں اور قاضیوں میں سے ایک عمر بن خطاب ؓ ہیں، جو مدینہ کے قاضی تھے اور قضاء میں حضرت ابوبکر کے نائب تھے۔ مؤرخ ابن کازونی کی مختصر تاریخ میں ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ کے قاضی عمر بن خطاب تھے جن کے پاس ایک سال تک کوئی مقدمہ پیش ہی نہیں ہوا، طبری کی تاریخ الرسل والملوک میں جلد سوم صفحہ ۴۳۶ میں ہے کہ حضرت عمر ؓ نے خود حضرت ابوبکر ؓ کو پیشکش کی کہ قضاء کے سلسلہ میں وہ معاونت کریں گے، چنانچہ حضرت عمر ؓ کے پاس ایک سال کے عرصہ میں دو شخص بھی مقدمہ لے کر نہیں آئے۔"(۵۶)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مقدمات کا براہ راست فیصلہ حضرت ابوبکر ؓ فرماتے رہے یا پھر شہری امن اور نظم وضبط ایسا رہا کہ مقدمات پیش ہی نہیں ہوئے۔

خدمت خلق میں عاشق رسول کا انداز:۔

مدینۃ المنورہ میں ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا! شہیدوں کی بیواؤں اور یتیم بچوں کی دیکھ بھال ابوبکر کے ذمہ ہے۔ پھر فرمایا جو بیمار اور محتاج ہوں تو اے ابوبکر! ان کا خیال رکھا کرو، حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اپنے کریم آقا کی اس ہدایت پر ساری زندگی عمل کیا۔ اس ضمن میں متعدد ایمان افروز واقعات ہیں، لیکن ایک ہی واقعہ پیش خدمت ہے۔

حضرت عمر ؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ابوبکر جبل احد کی جانب کچھ سامان لے کر دور جا رہے ہیں، تو میں آپ کے اکثر کار خیر کے تجسس میں رہتا ہی تھا اس لئے میں سمجھا کہ یہ موقع اچھا ہے آپ کا تعاقب کر کے دیکھوں کہ آپ کونسا کار خیر انجام دینے جا رہے ہیں؟ تا کہ میں بھی اس کا ثواب پاؤں۔ میں نے دیکھا کہ پہاڑ کے ایک غار میں ابوبکر داخل ہوئے اور وہاں کسی مریض کو کھانا وغیرہ کھلا کر واپس آ گئے، میں اگلے دن بالکل مستعد تھا لہٰذا حضرت ابوبکر کے جانے کے وقت سے قبل ہی غذائی اجناس لے کر غار میں چلا گیا میں نے دیکھا کہ ایک کوڑھی مریض ہے جس کے جسم پر آبلہ نما زخم اور برص کے دھبے پڑے ہوئے ہیں اور وہ مفلوج بھی ہے بیماری کی شدت سے اس کی بینائی بھی زائل ہو چکی ہے۔ میں نے اس کے قریب بیٹھ کر کھانے کا لقمہ بنایا اور کوڑھی کے منہ میں ڈال دیا، اس کوڑھی نے لقمہ منہ سے نکال دیا اور نقاہت والے لہجہ میں کہا انا للہ وانا الیہ راجعون میں نے اس سے پوچھا! کہ تم نے یہ کیوں پڑھا؟ کہنے لگا کہ تم وہ نہیں جو روز میرے پاس آتا ہے، میں سمجھ گیا کہ آنے والا شاید اب دنیا میں نہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا! تم نے یہ کیسے پہچانا کہ آج آنے والا کوئی اور ہے وہ نہیں جو روز آتا ہے؟ تو کوڑھی نے کہا کہ تم نے سخت روٹی کا لقمہ بنا کر مجھے دیا جب کہ میرے پاس آنے والا لقمہ پہلے اپنے منہ میں رکھ کر اسے چبا کر نرم کرتا تھا پھر اپنے منہ سے میرے منہ میں منتقل کرتا تھا۔ میں اس قابل کہاں؟ کہ تمہارے دیئے ہوئے سخت اور موٹی روٹی کے ٹکڑے کو چبا سکوں۔ ایسے ہی کارہائے نمایاں دیکھ کر تو حضرت عمر نے ایک مرتبہ ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا تھا! کاش میں انسان نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوتا، کاش میں حضرت ابوبکر کے سینے کا ایک بال ہوتا۔(۵۷)

حضرت ابوبکر صدیق کا ایثار:۔

آیت مقدسہ:۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (۵۸)

(ترجمہ) نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔(کنزالایمان)

"اولیٰ" کے معانی میں اول "زیادہ مالک" دوم "اقرب" یعنی زیادہ سے زیادہ حقدار، مفہوم اس کا یہ ہوگا کہ نبی کریم ﷺ مسلمانوں کی جانوں پر بھی تصرف رکھتے ہیں، اور املاک (مال واسباب) پر بھی اختیار رکھتے ہیں، جو خوش عقیدہ مسلمان اپنے کریم آقا کو اپنا مالک سمجھتے ہیں وہ اپنے صوابدیدی اختیار سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔ آپ کے حکم پر ہی نہیں بلکہ اشارہ ابروئے ناز پر بھی جان و مال قربان کر دینے کا جذبہ رکھتے ہیں، یہی وجہ تھی کہ جنگ کی تیاریوں کے موقع پر جب میرے کریم آقا ﷺ مال و اسباب ایثار کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں تو ایک سے بڑھ کر ایک صحابی، پروانہ وار (شمع بزم رسالت و ہدایت کی بارگاہ میں) دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ خالی ہاتھ نہیں بلکہ نقد...... دینار و درہم کے ساتھ...... گھوڑوں اور آلات حرب کے ساتھ...... غذائی اجناس ولباس کے ساتھ...... سفری سامان اور گھر کے برتنوں کے ساتھ...... خواتین، بچے اور ضعیف سب اس والہانہ جذبہ سے سرشار نظر آتے ہیں۔ ہر کوئی اپنے کریم آقا ﷺ کے قدموں میں سامان کا انبار لگا رہا ہے ہر ایک صحابی نے استطاعت سے زیادہ نذرانہ پیش کر دیا ہے، سفر جہاد پر جانا ہے اس لئے بچوں کے لئے بھی کچھ سامان رسد و خوراک گھر میں چھوڑنا ضروری ہے اور اس امر کا شرعی طور پر ہر مسلمان مکلّف ہے لیکن جان و مال کے مالک پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک غلام ایسے بھی ہیں جو آیت مقدسہ "اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ" پر کماحقہ...... بدرجہ کمال وتمام عمل کر رہے ہیں، گھر میں اپنے اہل خانہ کی مدد سے تمام سامان گٹھریوں میں باندھ لیا ہے، تمام غلہ (کھانے کا سامان) تمام کپڑے، چادریں، برتن، تلواریں، سواری کے جانور دیگر گھریلو استعمال کی اشیاء سب کچھ لے کر بلکہ اپنی ظاہری اسباب کی کائنات لے کر آقائے کائنات کے دربار گہربار میں عاجزی کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں، سرکار مدنی تاجدار ﷺ ہر غلام کو شرف باریابی اور شرف کلام عطا فرماتے ہیں اور مژدۂ مغفرت و جنت عطا فرماتے ہیں۔ اپنے اس غلام سے بھی سوال فرماتے ہیں "ابوبکر کیا کچھ لے آئے؟" عرض کیا: آقا ﷺ اہل خانہ کے جسموں پر لباس چھوڑ کر، جو کچھ بھی دستیاب تھا وہ حاضر خدمت ہے، قبول فرمائیں، "ابوبکر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟" عرض کیا! میرے آقا! "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ذات ہی میرے اہل خانہ کے لئے کافی ہے۔"

اس جملے کو بار بار پڑھئے، کیا والہانہ اظہار محبت ہے؟ کیا معیار استقامت و عزیمت ہے؟ آقا رحمۃ العالمین محبوب رب العالمین ﷺ کی بارگاہ میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کیسا ایمان افروز اور حسین و دلکش جواب عرض کیا؟ کہ جس سے درج ذیل نتائج حاصل ہوئے:۔

(۱) حضرت ابوبکر ؓ نے اپنے عقیدہ کا اظہار کیا۔

(۲) سرکار ﷺ کے سوال کا ادب سے جواب عرض کیا۔

(۳) رشتہ غلامی میں آقا ﷺ کے حکم کی تعمیل میں کوتاہی نہ کرنا۔

(۴) اپنے کریم آقا ﷺ کی محبت کو غالب و مقدم رکھنا۔

(۵) آقا کی محبت کے غلبہ سے اہل خانہ کی محبت کو مغلوب کرنا اور ثانوی درجہ دینا۔
(٦) عشق میں ایثار کے لئے مقدار کا تعین نہ کرنا۔
(۷) قیامت تک غلامان مصطفیٰ ﷺ کے عقائد کو راہنما اصول دے دیئے۔

فضیلت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ "وصیت":۔

"جب میرا وصال ہو جائے تو (تجہیز و تکفین و نماز جنازہ کے بعد) میری چارپائی کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روضہ اقدس کے سامنے رکھ دینا، اگر روضہ مبارکہ کا دروازہ کھل جائے تو مجھے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کر دینا"۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، پھر اصحاب رسول نے آپ کے گھوارۂ میت کو روضۂ اطہر کے دروازے کے سامنے حاضر کر دیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا، "السلام علیک یارسول اللہ" یہ ابوبکر صدیق آپ کے پاس (قدموں میں) تدفین کی تمنا رکھتے ہیں اگر آپ اجازت مرحمت فرما دیں تو دفن کر دیں۔ پس مقفل دروازہ خود بخود کھل گیا، ہم نے کسی کو دروازہ کھولتے نہیں دیکھا، اور روضۂ اقدس سے آواز آئی "حبیب کو حبیب کے پہلو میں دفن کر دو" کسی آواز دینے والے کو ہم نے نہیں دیکھا (یقیناً رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مبارک سے ہی آواز آئی) پھر ہم اندر داخل ہوئے اور حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے رات کے وقت قبر میں اتارا، حضرت جابر مزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کا سر مبارک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مبارک کندھوں تک رکھا۔(۵۹)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نعتیہ اشعار کا ترجمہ:۔

(۱) جب میں نے اپنے نبی کو وفات یافتہ دیکھا تو مکانات اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئے۔
(۲) اس وقت آپ کی وفات سے میرا دل لرز اٹھا اور زندگی بھر میری ہڈی شکستہ رہے گی۔
(۳) کاش! میں اپنے آقا کے انتقال سے پہلے قبر میں دفن کر دیا گیا ہوتا اور مجھ پر پتھر ہوتے۔(٦۰)

قارئین کرام!

عشق رسالت مآب ﷺ کے مضامین اور عاشق رسول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تذکرے سے مقتدر علماء نے دفتر کے دفتر بھر دیئے ہیں پھر بھی لکھے گئے کروڑوں صفحات ناکافی و ناتمام ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و کمالات کا احاطہ کر سکیں۔ بس دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ لکھی گئی یہ چند سطریں اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین، نیز لکھنے اور چھپنے میں کوئی غلطی رسہو ہو گیا ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ آمین اور ہم ملت اسلامیہ خصوصاً اسلامیان پاکستان کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین، کہ ہم جب آئینہ کے سامنے کھڑے ہوں تو ہمیں اپنا چہرہ بھیانک نظر آنے کے بجائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع والا چہرہ دکھائی دے۔

حواشی وحوالہ جات

(۱) قرآن مجید پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۳۳
(۲) کنزالایمان اعلیٰ حضرت محقق بریلوی
(۳) الصواعق المحرقہ علی اھل البدعہ والزندقہ
(۴) حدائق بخشش
(۵) پارہ ۱۰، التوبہ آیت ۲۴
(٦) کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن
(۷) تفسیر نور العرفان مطبوعہ لاہور صفحہ ۳۰۳
(۸) سیرۃ ابن ہشام جلد دوم
(۹) حدائق بخشش
(۱۰) بخاری شریف جلد اول صفحہ ۷
(۱۱) ایضا
(۱۲) صحیح البخاری جلد اول صفحہ ۷ باب حلاوۃ الایمان صحیح مسلم شریف باب بیان خصال من اتصف بھن وجد حلاوۃ الایمان جلد اول صفحہ ۴۹
(۱۳) حدائق بخشش
(۱۴) شرح صحیح مسلم للنووی جلد اول صفحہ ۴۹
(۱۵) ایضا (حوالہ مذکورہ بالا)
(۱٦) پارہ ۳۰، سورۃ الضحیٰ، آیت ۴
(۱۷) کنزالایمان
(۱۸) تفسیر ابن کثیر لعلامۃ حافظ اسمعیل بن کثیر دمشقی (وصال ۷۷۴ھ) جلد ۴، صفحہ ۶۷۵، تفسیر الجامع لاحکام القرآن جلد ۱۰، جز ۲۰، صفحہ ۶۴ لعلامۃ ابی عبداللہ محمد القرطبی
تفسیر السمرقندی جلد ۳، صفحہ ۴۸۷ لعلامۃ ابی اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی (وصال ۳۷۵ھ)
تفسیر زادالمسیر جلد ۸، صفحہ ۲۸۱ لعلامہ ابی الفرج عبدالرحمٰن بن محمد الجوزی الحنبلی (وصال ۵۹۷ھ)
تفسیر خازن، للامام علاء الدین علی بن محمد ابراھیم البغدادی الصوفی المعروف بالخازن شافعی (وصال ۷۴۱ھ)
تفسیر معالم التنزیل لامام ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی الشافعی (وصال ۵۱٦ھ)
تفسیر درمنثور جلد ٦، امام جلال الدین السیوطی الشافی (وصال ۹۱۱ھ)
تفسیر روح المعانی جلد ۳۰، صفحہ ۳۸٦، ۳۸۷، لعلامۃ ابی الفضل شہاب الدین محمود آلوسی بغدادی (وصال ۱۲۷۰ھ)
تفسیر نور العرفان حاشیہ کنزالایمان مفتی احمد یار خاں نعیمی صفحہ ٦۴، لعلامۃ ابی عبداللہ محمد القرطبی
(۱۹) تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم، صفحہ ۵۸٦، ۵۸۷
(۲۰) پارہ ۳۰، سورۃ الکوثر، آیت ۱
(۲۱) کنزالایمان، اعلیٰ حضرت قدس سرہ
(۲۲) تفسیر نور العرفان حاشیہ کنزالایمان صفحہ ۹٦۳
(۲۳) حدائق بخشش، اعلیٰ حضرت قدس سرہ
(۲۴) ایضا
(۲۵) پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۳٦
(۲٦) کنزالایمان شریف
(۲۷) پارہ ۲٦، سورۃ الفتح، آیت ۸، ۹
(۲۸) کنزالایمان
(۲۹) پارہ ۹، سورۃ الاعراف، آیت ۱۵۷
(۳۰) کنزالایمان
(۳۱) پارہ ۵، النساء، آیت ۵۹
(۳۲) کنزالایمان
(۳۳) پارہ ۱۳، سورۃ الیوسف، آیت ۱۰۸
(۳۴) کنزالایمان
(۳۵) پارہ ۳، ال عمران، آیت ۳۱
(۳٦) جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ٦۸۷
(۳۷) تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۱
(۳۸) تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۳
(۳۹) تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۳، تفسیر خازن جلد ۴، صفحہ ۱۳٦، تفسیر معالم التنزیل جلد ۴، صفحہ ۱۳۵ الریاض النظرہ فی مناقب العشرہ صفحہ ٦۷، عمدۃ التحقیق صفحہ ۳۹
(۴۰) تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۰۳، المستدرک، معجم اوسط
(۴۱) جامع الترمذی جلد ۲، صفحہ ٦۸۹
(۴۲) تکریم المؤمنین صفحہ ۱۰، ۱۱ (مؤلفہ: نواب صدیق حسن بھوپالی)
(۴۳) پارہ ۱۰، سورۃ التوبہ آیت ۴۰
(۴۴) عقل بیدار (مصنف حضرت سلطان باہو قدس سرہ) صفحہ ۳۴
(۴۵) مسند ابی بکر، صفحہ ۱۹۸، جامع المسانیہ لعلامۃ ابن کثیر دمشقی علیہ الرحمۃ

(۴۶) تاریخ الخمیس، جلداول صفحہ ۱۹۴
(۴۷) تاریخ طبری، تاریخ الخلفاء
(۴۸) علامہ ابن حجر عسقلانی، منہیات صفحہ ۲۱، ۲۲
(۴۹) مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۱۷۷، شمائل ترمذی صفحہ ۳۱
(۵۰) شرح الشمائل لامام عبدالرؤف المناوی جلد دوم، صفحہ ۱۸۹
انوار غوثیہ شرح شمائل النبویہ (سیّد امیر شاہ گیلانی) صفحہ ۵۳۵
(۵۱) خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی صفحہ ۳۸۵، ۳۸۶
(۵۲) یہ حدیث شریف مختلف الفاظ میں متعدد محدثین رحمہم اللہ نے نقل فرمائی ہیں تمام الفاظ روایات کو جمع کر کے اس طرح فقیر نسیم احمد صدیقی نوری غفرلہ نے نقل کیا۔
بخاری شریف جلداول صفحہ ۹۳، ۹۴، ۱۰۴ (باب ھل یلتفت لامر ینزل بہ اویری شیاء اوبصا قافی القبلۃ
بخاری شریف جلداول صفحہ ۹۳، ۹۴
مسلم شریف جلداول صفحہ ۱۷۹ باب اصل العلم والفضل احق بالامامۃ (امام مسلم علیہ الرحمۃ نے دو روایتیں نقل کی ہیں)
شمائل ترمذی
ارشاد الساری لعلامۃ قسطلانی (وصال ۹۲۳ھ) جلد دوم صفحہ ۴۴
الکواکب الداری علی الجامع البخاری لعلامۃ محمد شمس الدین بن یوسف کرمانی (وصال ۷۸۶ھ)
فتح الباری شرح صحیح البخاری لعلامۃ ابن حجر عسقلانی (وصال ۸۵۲ھ) جلد دوم صفحہ ۴۷۸
شرح مسلم لعلامہ امام نووی (وصال ۶۷۶ھ) جلداول صفحہ ۱۷۹
المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ لعلامہ قسطلانی (وصال ۹۲۳ھ) جلد دوم صفحہ ۱۹۴
انوار غوثیہ شرح الشمائل النبویہ لعلامۃ سید امیر شاہ قادری گیلانی (وصال ۱۴۲۵ھ) صفحہ ۵۵۴
(۵۳) انوار غوثیہ شرح الشمائل النبویہ ص ۵۵۵
(۵۴) شرح الشمائل المحمدیہ مطبوعہ مصر ۱۳۱۸ھ
(۵۵) محاضرات فی تاریخ الاصم الاسلامیہ جلد دوم صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳ مطبوعہ بیروت
(۵۶) روضۃ القضاء وطریق النجاح جلد ۴، صفحہ ۱۴۷
(۵۷) تاریخ الخلفاء
(۵۸) پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۶)
(۵۹) تفسیر کبیر جز ۵، صفحہ ۶۸۵، تاریخ الخلفاء ص ۱۵۳، (زیر تفسیر سورۃ الکہف)، جامع کرامات الاولیاء، جمال الاولیاء صفحہ ۲۹، تکریم المؤمنین ۳۶، ۳۷
(۶۰) السیرۃ النبویہ از شیخ زینی دحلان، ص ۳۴۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

نامِ کتاب : آئینۂ عشق رسول میں دو عکس صدیق اکبر اور ہم
مؤلف : مولانا نسیم احمد صدیقی نوری
ضخامت : 48 صفحات
تعداد : 2000
سن اشاعت : اگست 2005ء
ہدیہ : ایصال ثواب جمیع امت مصطفویہ ﷺ
☆☆☆☆ناشر☆☆☆☆

انجمن ضیائے طیبہ
نزد بادامی مسجد، گئوگلی، میٹھادر، کراچی۔
فون: 2437879-2473226-2473292

حجاج کرام و معتمرین متوجہ ہوں

المؤذن حج و عمرہ گروپ کے تحت اس سال حج گروپ کے ساتھ ساتھ عمرے کے گروپ بھی تشکیل دیئے جارہے ہیں۔

آپ حضرات علماء و تجربہ کار مخلصین کی قیادت و رہنمائی میں حجاز مقدس کے سفر کے لیے رجوع کریں۔

ہمارا نیا پتہ اور فون نمبر درج ذیل ہے۔
O.T. 8/54-55 بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ،
آدم جی داؤد روڈ، نزد ایم سلیمان مٹھائی والا، کھارادر، کراچی۔
فون: 2472228-2472229 فیکس : 2473353
موبائل: 0333-3094757

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

نامِ کتاب : معراج، سیرگاہ مصطفیٰ ﷺ کہاں سے؟ کہاں تک؟
مؤلف : مولانا نسیم احمد صدیقی نوری
ضخامت : 40 صفحات
تعداد : 2000
سن اشاعت : ستمبر 2005ء
ہدیہ : ایصال ثواب جمیع امت مصطفویہ ﷺ
☆☆☆☆ناشر☆☆☆☆

انجمن ضیائے طیبہ
نزد بادامی مسجد، گئوگلی، میٹھادر، کراچی۔
فون: 2437879-2473226-2473292

حجاج کرام و معتمرین متوجہ ہوں

المؤذن حج و عمرہ گروپ کے تحت اس سال حج گروپ کے ساتھ ساتھ عمرے کے گروپ بھی تشکیل دیئے جارہے ہیں۔

آپ حضرات علماء و تجربہ کار مخلصین کی قیادت و رہنمائی میں حجاز مقدس کے سفر کے لیے رجوع کریں۔

ہمارا نیا پتہ اور فون نمبر درج ذیل ہے۔

O.T. 8/54-55 بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ،

آدم جی داؤد روڈ، نزد ایم سلیمان مٹھائی والا، کھارادر، کراچی۔

فون: 2472228-2472229

فیکس: 2473353

موبائل: 0333-3094757

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ

نامِ کتاب	:	معراج، سیرگاہ مصطفیٰ ﷺ کہاں سے؟ کہاں تک؟
مؤلف	:	مولانا نسیم احمد صدیقی نوری
ضخامت	:	40 صفحات
تعداد	:	2000
سن اشاعت	:	ستمبر 2005ء
ہدیہ	:	ایصال ثواب جمیع امت مصطفویہ ﷺ

☆☆☆ناشر☆☆☆

انجمن ضیائے طیبہ

نزد بادامی مسجد، گئوگلی، میٹھادر، کراچی۔

فون: 2437879-2473226-2473292